

QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: Is it permissible for a woman to lead a congregation of women in prayer where there are only women present and then teach them their religious obligations. If it is permissible then what is the method of leading a jamā'at of women. If a woman led a group of women will their prayer be valid?

Questioner: Nasīm from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

A woman should not lead even a voluntary prayer because the jurists have mentioned that a woman's leading the prayer is unrestrictedly makrūh tahrīmī, however if a woman did lead other women in prayer their prayer would be valid.

However in light of the current situation if a woman called other women for a voluntary prayer or salāt al-tasbīh and lead them in congregation for the sake of preserving the beliefs and understandings of the women and for the purpose of teaching them their farā'id there should be no obstacle.

The noble scholars should think in relation to this because the women of the innovators are busy in corrupting the aqā'id of the innocent women of the ahl al-sunnah through the pretext of voluntary worship. Anyhow in each of the two situations the method of leading would be that the woman leading would not be standing ahead of the rest but she would be in the middle of the row of the women just as is mentioned in al-Fatāwā al-Hindiyyah:

"If women did pray in jamā'at their female imam would stand in their middle."

[al-Fatāwā al-Hindiyyah Volume 1 page 83]

It is mentioned in al-Hidāyah:

"(If women did pray in jamā'at their female imam would stand in their middle) because Sayyidah 'A'ishah (may Allah be pleased with her) did this."

[al-Hidāyah Volume 1 page 352]

If the woman leading stood in front of the rest the prayer will still be valid but it is more superior that she stands in the midst of their row in leading the congregation as is mentioned in al-'Ināyah:

"If women prayed in congregation then by consensus their prayer would be valid whether the female leading was ahead of the rest or in the middle of their row, due

to all the conditions of validity of the prayer being present, but her standing in their midst is more favourable due to the superiority of the perspective of concealment."

[al-Hidāyah with al-'Ināyah Volume 1 page 352]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Muftī Qāsim Zīā al-Qādrī

Translated by Ustādh Ibrār Shafī

عورت کا عورتوں کی جماعت کروانا کیسا ؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا یہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ عورتوں کی جماعت وہاں کروائے جہاں صرف عورتیں ہی ہوں پھر فرائض سیکھائے اور جائز ہے تو عورتوں کی جماعت کروانے کا کیا طریقہ ہونا چاہیے۔ اور اگر عورت نے عورتوں کی جماعت کروادی تو کیا ان کی نماز ہو جائے گی۔

سائلہ: نسیم (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ التَّوَرَاةَ وَالصَّوَابَ

عورت کو چاہیے کہ وہ نفلی نماز میں بھی امامت نہ کروائے کہ فقہاء نے عورت کے امام ہونے کو مطلقاً مکروہ تحریمی فرمایا ہے لیکن اگر عورت نے عورتوں کی جماعت کروائی تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن اگر آج کل کے حالات کے پیش نظر عورتوں کے عقائد وغیرہ بچانے کی خاطر اور ان کے فرائض کی تعلیم کے لیے کوئی عورت نفلی عبادت یا صلوٰۃ تسبیح کے لیے ان کو بلائے اور جماعت بھی کروادے تو حرج نہیں ہونا چاہیے۔ علماء کرام کو اس حوالے سے سوچنا چاہیے کیونکہ بدمذہبوں کی عورتیں بھولی بھالی عوام اہلسنت کی ناقصات کو نفلی عبادات وغیرہ کا بہانہ دے کر ان کے عقائد خراب کرنے میں مصروف ہیں بہر حال دونوں صورتوں میں اگر عورت عورتوں کی امامت کروائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت آگے کھڑی نہ ہو بلکہ عورتوں کی صف کی بیچ میں کھڑی ہو۔

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: "فَإِنْ فَعَلْنَ وَقَفَتْ الْإِمَامُ وَسَطَهُنَّ" اگر عورتیں جماعت کروائیں تو امام ان کے وسط میں کھڑی ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثانی، ج 1،

ص 83)

اور ہدایہ میں ہے: (فَإِنْ فَعَلْنَ قَامَتْ الْإِمَامُ وَسَطَهُنَّ) لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَعَلَتْ كَذَلِكَ "اگر عورتیں جماعت کروائیں تو امام ان کے وسط میں کھڑی ہو کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا تھا۔

(ہدایہ ج 1 ص 352)

اگر عورت آگے ہو کر بھی نماز پڑھائے تو نماز تو ہو جائے گی مگر افضل یہی ہے کہ وہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو کر جماعت کروائے جیسا کہ عنایہ میں ہے: "فَاتَّهِنَّ لَوْ صَلَّيْنَ جَمَاعَةً جَازَتْ بِالْإِجْمَاعِ تَقَدَّمَتِ الْإِمَامُ أَوْ تَوَسَّطَتْ لِاسْتِجْمَاعِ شَرَائِطِ الْجَوَازِ، وَلَكِنَّ الْأَفْضَلَ التَّوَسُّطُ لِرُجْحَانِ جَانِبِ السَّتْرِ كَمَا ذَكَرْنَا"

اگر عورت نے عورتوں کی جماعت کروائی تو بالاجماع نماز ہو جائے گی عورت آگے ہو یا بیچ میں کھڑی ہو کیونکہ نماز کی تمام شرائط کے پائے جانے سے لیکن افضل بیچ میں کھڑا ہونا ہے (کہ اس میں پردہ زیادہ ہے) اور پردہ کی جانب راجح ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

(ہدایہ مع العنایہ ج 1 ص 352)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء

قادری

خادم دارالافتاء یو کے اور اسلامک لا کونسل

Date:29-06-2019